حیاتِ امام حسن عسکریؑ ہمارے لئے نمونۂ عمل

حیدر علی نائب مدیر ماہنامہ ''شعاع عمل''، لکھنؤ

اہلبیت اطہار علیہم السلام کی زندگیاں ہر دور میں اہل اقتدار کی طرف سے مصائب ومظالم کا شکار رہی ہیں۔ اور تمام حکام وقت آل رسولؐ پر ظلم وستم کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ امام اول حضرت علی ابن ابی طالبؑ سے لے کر امام دوازدہم حضرت مہدیؑ موعود روحی لہ الفداء تک ہر امام کے خلاف سلطنت وقت نے اپنی تمام تر قوتیں صرف کردیں۔ ان پر لحات زندگی اس طرح تنگ کر دیا گیا کہ وہ ایک سکنڈ بھی چین اور سکون نہ پا سکے۔ کسی کے گلے میں رسی کا پھندہ ڈالا گیا تو کسی کے پہلو پر جلتا ہوا دروازہ گرایا گیا۔ کسی کو خانہ خدا میں عین حالت سجدہ میں شہید کیا گیا تو کسی کو جعدہ بنت اشعث کے ذریعہ زہر دغا سے شہید کر دیا گیا۔ کسی کو میدان کربلا میں تین دن کی بھوک پیاس کے عالم میں ۷۲ ساتھیوں سمیت شہید کیا گیا تو کسی کو برہنہ سر ماں، پھوپھی کے ساتھ کوفہ وشام میں دیار بدیار پھرایا گیا۔

المختصر یہ ہے کہ شائد ہی کوئی ایسا اسلام کے نام پر حکومت کرنے والا ہو جس نے اپنی خلافت وحکومت کا ایک اہم ترین حصہ ان خاصان خدا ووارثین رسولؐ پر ظلم وستم کو قرار نہ دیا ہو۔ لیکن اس پاکیزہ سلسلے کے گیارہویں اولوالعزم سپہ سالار امام حسن عسکری ؑ کی زندگی دوسرے معصومین ؑ کی زندگیوں کے مقابلہ میں کچھ زیادہ ہی سلطنت وقت کے ظلم کی شکار رہی کہ دیگر معصومین ؑ کے یہاں نہیں ملتی ہے۔ اس کا راز سید العلماء آیۃ اللہ العظمیٰ السید علی نقوی النقوی طاب ثراہ بڑے خوبصورت انداز میں تحریر فرماتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہر حکومت نے امام حسن عسکریؑ کو قید وبند میں رکھنا سب سے زیادہ ضروری سمجھا اس کا خاص سبب رسول خدا ﷺ کی یہ حدیث تھی کہ میرے بعد بارہ جانشین ہوں گے اور ان میں سے آخری مہدی آخرالزماں اور قائم آل محمدؐ ہوگا۔ یہ حدیث برابر متواتر طریقے سے عالم اسلام میں گردش کرتی رہی ہے۔

خلفائے بنی عباس خوب جانتے تھے کہ سلسلہ آل محمدؐ کے وہ افراد جو رسولؐ کی صحیح جانشینی کے مصداق ہوسکتے ہیں وہ یہی افراد ہیں جن میں سے گیارہویں ہستی امام حسن عسکریؑ کی ہے۔ اس لئے ان ہی کا فرزند وہ ہوسکتا ہے جس کے بارے میں رسولؐ کی پیشین گوئی صحیح قرار پاسکے۔ لہٰذا کوشش یہ تھی کہ ان کی زندگی کا دنیا سے خاتمہ ہوجائے اس طرح کہ ان کا کوئی جانشین دنیا میں موجود نہ ہو۔ یہ سبب تھا کہ امام حسن عسکریؑ کے لئے اس نظر بندی پر اکتفا نہیں کی گئی جو امام علی نقی ؑ کے لئے ضروری سمجھی گئی تھی لیکن آپ کے لئے اپنے گھر بار سے الگ قید وتنہائی کو ضروری سمجھا گیا اور یہ بات ہے کہ قدرتی انتظام کے ماتحت درمیان میں انقلاباتِ سلطنت کے وقفے آپ کی قید مسلسل کے بیچ میں قہری رہائی کے سامان پیدا کر دیا کرتے تھے مگر پھر بھی جو بادشاہ تختِ سلطنت پر بیٹھتا تھا وہ اپنے پیش رو کے نظریہ کے مطابق آپ کو دوبارہ مقید کرنے پر تیار ہوجاتا تھا۔ اس طرح آپ کی مختصر زندگی جو دور امامت کے بعد تھی اس کا بیشتر حصہ قید وبند ہی میں گذرا۔ لیکن اتنا ظلم وستم اور سخت نگرانی کے باوجود آخر کار پندرہ شعبان ۲۵۵ھ کو وہ وارث رسول اس دنیا میں آ گیا جس کی آمد کی خبر سے ظالم حکومتوں کی راتوں کی نیند حرام ہوگئی۔

آپ اپنے خاندانی روایات کے مطابق کبھی بھی حکومت وقت کے جور وجفا سے قطعاً مرعوب نہیں ہوئے۔ قید خانہ کی

(بقیہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔صفحہ ۳۶ پر)

سے چھلک رہا تھا اور جب کسی مسئلہ میں کوئی اختلاف پیدا ہوتا تھا تو خط کے ذریعہ فوراً امام سے پوچھ لیا جاتا تھا۔

آپ نے اپنے ایک خط میں بابویہ قمی کو لکھا تھا :

''تم صبر اور انتظار فرج کرتے رہو اس لئے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت کا بہترین عمل انتظار فرج ہے۔ ہمارے شیعہ رنج و غم میں مبتلا رہیں گے یہاں تک کہ میرا فرزند ظہور کرے جس کی بشارت پیغمبر اکرمؐ نے دی ہے۔ وہ ظہور کے بعد ظلم و جور سے بھری ہوئی دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دے گا۔ اے میرے شیخ! اے ابوالحسن میرے تمام شیعوں کو صبر اور بردباری کی تلقین کرو۔ زمین خدا کی ملکیت ہے۔ وہ جسے چاہے عطا کرے اور عاقبت متقین کا حصہ ہے۔ تم پر اور تمام شیعوں پر خدا کی رحمت و برکت نازل ہو۔ محمدؐ اور ان کے اہلبیتؑ پر خدا کا درود وسلام۔''

۞۞۞

(بقیہ۔۔۔حیات امام حسن عسکریؑ ہمارے لئے نمونۂ عمل)

مصیبتوں کا خیر مقدم کیا۔ جوانی کی بہترین گھڑیاں زندان کے نذر کر دیں۔ کل ۲۸ یا ۲۹ برس تک دنیا میں رہے۔ بھرپور جوانی میں جام زہر قبول کر لیا۔ لیکن ظالم و جابر و بدکردار حکومت کے سامنے سر تسلیم خم نہ کیا۔

میں اپنی قوم کے نوجوان بھائیوں سے یہ ضرور گذارش کروں گا کہ وہ سیرت عسکریؑ سے سبق لیں۔ دنیا دارِ حرب ہو رہی ہے، ہر طرف آگ لگی ہے، مظلوموں، یتیموں، بیواؤں اور سوگواروں کی آہ وفغاں اور گریہ وزاری سے دھرتی کا کلیجہ پھٹ رہا ہے۔ لہٰذا یہاں عسکری ہی بن کر نجات حاصل کر سکتے ہیں۔ باطل کے جارحانہ حملوں کے دفاع کی ضرورت ہے۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاک وپاکیزہ مشن تباہ و برباد ہو رہا ہے۔ اسلام کے ظاہری اور باطنی دشمن اپنی چالیں چل رہے ہیں۔ اس وقت ہمارے ائمہ کرام سامنے موجود نہیں ہیں لیکن ان کی سیرت طیبہ اور روشن کارنامے آج بھی زندہ ہیں ہم کو اس سے سبق حاصل کر کے حق وصداقت، آزادی وخودداری کے لئے ہر قسم کے ایثار وقربانی پر تیار ہونا چاہئے اور ہماری کامیابی بھی اس میں ہے کہ ہم حق کے لئے ہمیشہ مظلوم ثابت ہوں ظالم کبھی بھی ثابت نہ ہوں۔

۞۞۞

(بقیہ البیت المعمور فی عمارۃ القبور۔۔۔)

اور فتنے برپا ہوں گے اور اس جگہ سے قرن (غلبہ) شیطان ظاہر ہوگا۔

یہ ناراضگی کی حد ہے کہ حضرت رسولؐ ان کو دعائے رحمت میں داخل کرنا نہ چاہتے تھے۔ رسالت مآبؐ کے قول کی تصدیق آج تیرہ سو برس کے بعد ہو رہی ہے۔ یہ ہمارے رسول کریم کا اعجاز ہے اللّٰھم صلّی علی محمّد و آل محمد۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ کون مسلمان اس حدیث کو دیکھ کے پھر بھی نجدیوں کی حمایت کا دم بھر سکتا ہے۔ یہ حدیث اس ابن سعود کی سیہ کاری اور شقاوت ثابت کرنے میں کافی ہے۔ وللہ الحجۃ البالغہ۔

ناچیز: علی نقی النقوی عفی عنہ

۞۞۞